



سوال

(451) خاوند کی حیثیت سے زیادہ کا مطالبہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک غریب آدمی ہوں اور محنت مزدوری سے اپنے اہل خانہ کا پیٹ پالتا ہوں لیکن بعض اوقات میری بیوی مالی حیثیت سے زیادہ کا مطالبہ کر دیتی ہے، ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شادی کے بعد خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے اخراجات برداشت کرے اور کھانے پینے، رہنے سہنے اور پہننے کی ضروریات کو پورا کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ ہم پر بیوی کا کیا حق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھاؤ اور جب تم خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔“ [1]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار! تم پر ان بیویوں کا حق ہے کہ ان کے ساتھ لہجا بناؤ کرو اور انہیں کھانا پینا اور رہائش وغیرہ لہجے طریقے سے دو۔“ [2]

لیکن اس سلسلہ میں خاوند کی مالی حیثیت کو ضرور مد نظر رکھا جائے گا، اس لئے بیوی کو یہ حق نہیں کہ مطالبات میں کثرت کے ذریعے اسے مشکلات میں ڈالے، خاوند کے ذمے صرف اسی حساب سے خرچ کرنا واجب ہے، جس قدر اس کی طاقت اور ہمت ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کشاہدی والے کو اپنی کشاہدی کے مطابق خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے، اس میں سے خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔“ [3]

بیوی کو یہ بات سلپنے ذہن میں رکھنی چاہیے کہ خاوند کو بے جا قسم کے مطالبات کے ذریعے تنگ کرنا تباہی کا راستہ ہے۔ اس سلسلہ میں ہم ایک حدیث بطور نصیحت ذکر کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کی ابتدائی بلاکت یہ تھی کہ تنگ دست کی بیوی اسے لباس یا زینت لانے کی اتنی تکلیف دیتی تھی جتنی مالدار خاوند کی بیوی لپٹنے خاوند کو دیتی تھی۔“ [4]

اس حوالے سے ہم خاوند کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کو زہد و تقاعد کی تلقین کرتا رہے اور حسب توفیق خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لے اور اس سے یہ وعدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ جب کشاہدی فرمائے گا تو مطالبات کو بھی پورا کر دیا جائے گا۔“

(والله اعلم)

[1] سنن أبي داود، النكاح: ٢١٢٢-

[2] مسند أحمد ص ٣٢٦ ج ٣-

[3] اطلاق: ٤-

[4] سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٥٩١-

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد 4- صفحہ نمبر: 400

محدث فتوى